گیارہویں شب کا بیان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غوث پاک کا علمی مرتبہ

(URDU)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا ابوطلحہ انصاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرے پر خُوشی کے آثار نمایاں تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کِیا، یارسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آج آپ بہت خُوش نظر آرہے ہیں؟ فرمایا میرے پاس میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھ سے عرض کِیا کہ آپ کا جواُمّتی آپ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے دس (10) نیکیاں لکھے گا، اُس کے دس (10) گُناہ مٹادے گا اور اُس کے دس (10) درجات بلند فرمائے گا اور اُس پر اتنی ہی رحمت بھیجے گا۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خبَر بے خبَر کی ہے

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا پر دُرود بھیجتے ہیں، جو ہر بے سہارے کا سہارا اور آسرا ہیں اور ہم اپنے اُس پیارے آقا پر سلام بھیجتے ہیں جو ہم غافلوں کی خیر خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1۔۔۔ مسنداحمد، حدیث ابی طلحۃ، رقم ۱۶۳۵۲، ج۵، ص۵۰۹

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچّوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَبِیْعُ الآخِر جاری ہے۔ یہ وہ ماہِ مبارک ہے کہ جس کی **11 تاریخ**، قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی، قِندیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے، جس کو عاشقانِ غوث بڑی گیارہویں شریف بھی کہتے ہیں، اسی مُناسَبت سے ہم آج سَرزمینِ بَغْداد پر اپنے مَزارِ پُراَنْوار میں آرام فَرما، اُس مُقَدَّس ہَسْتی کا ذِکرِ خَیر، بالخُصُوص اُن کا **علمی مقام** سُنیں گے، جنہیں دُنیا غَوثِ اَعْظَم کے لقب سے جانتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ولایت کا وہ عظیم تاج عطا فرمایا کہ آپ تمام اولیاء کے سردار قرار

1… معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

پائے۔ آیئے سب سے پہلے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی **علمی شان و شوکت** سے متعلق ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں

عِلْم کا سَمُندر

حضرت سَیِّدُنا حافظ ابُو الْعَبَّاس احمد رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ میں علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے ساتھ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے اجتماعِ غوثیہ میں حاضر ہوا، ایک قاری نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی، تلاوت کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے وعظ کا آغاز کیا اور تلاوت کی گئی آیاتِ مُبارَکہ میں سے ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے آیت کا ایک معنی بیان فرمایا، میں نے عَلامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے پوچھا، کیا آپ کو اس تفسیر کا علم تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا، ہاں! مجھے یہ تفسیری قول معلوم تھا، اس کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ایک ایک کر کے گیارہ (11) تفسیری اقوال ذِکر فرمائے، میرے پوچھنے پر ہر بار علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے رہے کہ یہ تفسیری قول بھی مجھے معلوم تھا، حافظ ابو العباس رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اُس ایک آیتِ مُبارَکہ کے چالیس (40) تفسیری اقوال بیان فرمائے اور ہر ہر قول کے قائل کا نام بھی بیان فرمایا، مگر گیارہ (11) تفسیروں کے بعد سے ہر تفسیر کے بارے میں میرے پوچھنے پر علامہ ابنِ جوزی نَفْی میں سَر ہلاتے ہوئے کہتے رہے کہ یہ تفسیر میرے عِلْم میں نہیں۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے علمی مقام و مرتبے کی بلندی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے ایک ہی وقت میں ایک آیتِ مُبارَکہ کی چالیس (40) تفسیریں بیان فرمائیں، جن میں سے اُنتّیس (29) تفسیریں علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے علم میں بھی نہ تھیں، حالانکہ علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه وقت کے بہت بڑے عالِم و امام تھے،

---

1 . . . اخبار الاخیار، ص ۱۱، بهجة الاسرار، ذکر علمه . . . الخ، ص ۲۲۴، زبدة الاثار، ص ۵۲

آپ نے عِلمِ قرآن، عِلمِ حدیث، عِلمِ فِقہ، جُغرافِیہ، عِلمِ طِب، تاریخ، تفسیر، عِلمِ نُجُوم، حساب، لُغَت اور نحو وغیرہ کے علاوہ دیگر بہت سے عُلوم وفُنُون میں بھی قابلِ قدر کتابیں تصنیف فرمائیں، آپ کی تصانیف کی تعداد تین سو (300) سے زیادہ بتائی جاتی ہے، جن میں کئی تو مُجلَّد (یعنی کئی کئی جلدوں پر مشتمل) ہیں اور کچھ رسالے بھی شامل ہیں۔[1]

امام ابنِ قُدامہ حنبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے میں وعظ وخطابت کے اِمام تھے، مختلف عُلوم وفُنُون میں بہترین کتابیں تصنیف فرمائیں، تدریس بھی کرتے تھے اورآپ حافظُ الحدیث بھی تھے۔ (حافظُ الحدیث کسے کہتے ہیں، آیئے، سُنیے! ایک لاکھ (100،000) احادیث مُبارَکہ سَنَد کے ساتھ یاد کرنے والا حافظُ الحدیث ہوتا ہے)[2] مگر وقت کے اتنے بڑے امام ہونے کے باوجود علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیان کردہ چالیس (40) تفسیری اَقْوال میں سے صرف گیارہ (11) کے بارے میں جانتے تھے، جس سے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علمی سمندر کی بے پناہ گہرائی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مَظْہرِ عظمتِ غفّار ہیں غوثِ اعظم مُظْہِرِ رِفْعَتِ جبّار ہیں غوثِ اعظم
نائبِ احمدِ مُختار ہیں غوثِ اعظم اور سب ولیوں کے سردار ہیں غوثِ اعظم

وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۹

سُلطانِ ولایت	غوثِ پاک	دریائے کرامت	غوثِ پاک
ولیوں پہ حکومت	غوثِ پاک	فرماؤ حمایت	غوثِ پاک
♣مرحبایاغوثِ پاک♣مرحبایاغوثِ پاک♣مرحبایاغوثِ پاک			

1... مُقدمہ عیونُ الحکایات، حصہ ۱، ص۶ ملتقطاو ملخصًا

2... مُقدمہ آنسوؤں کا دریا، ص۱۵

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱) سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بِشارت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غوثِ صمدانی، شَہبازِ لامکانی، قِندیلِ نُورانی، حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی اَلْحَسَنی وَالْحُسینی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یکم رَمَضان بروز جمعۃُ الْمُبارَک ۴۷۰ھ سنِ ہجری کو بغداد شریف کے قریب قَصبہ جِیْلان میں پیدا ہوئے۔[1] مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 106 صفحات پر مشتمل کتاب **"غوثِ پاک کے حالات"** صفحہ 21 پر ہے۔ محبوبِ سُبحانی، شیخ عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت سَیِّد ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُضُور غوثِ اَعْظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَت کی رات مُشاہَدہ فرمایا کہ سَرورِ کائنات، فَخرِ مَوْجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام اور اَولیائے عِظام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ اُن کے گھر جَلْوہ اَفْروز ہوئے اور اُنہیں اِس بِشارت سے نوازا: اے ابُوصالح! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم کو ایسا فَرزَند (بیٹا) عطا فرمایا ہے، جو وَلی ہے اور وہ میرا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مَحْبُوب ہے اور اُس کی شان، اَوْلیاء اور اَقْطاب میں ویسی ہی ہو گی، جیسی شان اَنْبِیاء و مُرسلین عَلَیْہِمُ السَّلَام میں میری ہے۔[2]

آپ ہیں پِیروں کے پِیر اور آپ ہیں روشن ضمیر آپ شاہِ اَتْقِیا یا غوثِ اعظم دَسْت گیر
اَولیاء کی گردنیں ہیں آپ کے زیرِ قدم یا اِمامَ الاولیاء یا غوثِ اعظم دَسْت گیر

وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۵۴۷

فانوسِ ہدایت	غوثِ پاک	سرتاپا شرافت	غوثِ پاک
سرتاجِ شریعت	غوثِ پاک	ہیں مخزنِ عظمت	غوثِ پاک
♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک			

1۔۔۔ بھجۃ الاسرار، ص ۱۷۱ بتغیر قلیل

2۔۔۔ سیرتِ غوث الثقلین، ص ۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر

(۲) اَنبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی بِشارتیں

آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے والدِ ماجد کو نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلاوہ جُملہ اَنۡبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی یہ بِشارت دی کہ تمام اَوۡلیاءُ اللہ تمہارے فَرزَنۡدِ اَرۡجُمَنۡد کے فرمانبردار ہوں گے اور اُن کی گردنوں پر اُن کا قَدَمِ مُبارَک ہو گا۔[1]

جس کی مِنۡبر بنی گردنِ اَوۡلیا اُس قَدَم کی کَرامت پہ لاکھوں سَلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے **غوثِ پاک**، **شہنشاہِ بغداد** رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی شان و عظمت کس قَدَر بُلند وبالا ہے کہ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے پیدا ہوتے ہی غَیۡب بتانے والے آقا، مکی مدنی مُصۡطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے بُلند مَرتبے اور شان وعَظَمت کی بِشارت دے دی تھی اور حُضُور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے والدِ مُحۡتَرَم کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ تمہارا فرزند تمام اَوۡلیاء کا سردار ہو گا۔ چُنانچہ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے پیدا ہوتے ہی بَرَکات وتَجَلِّیَات کا ظُہُور شُروع ہو گیا۔

وِلادَتِ باسَعادَت اور حَیۡرت اَنگیز واقعات

آپ کی وِلادَتِ باسَعادَت کے وَقۡت بہت سے حَیۡرت اَنگیز واقعات ظُہُور پَذِیر ہوئے، سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جب آپ رَونق اَفۡروز ہوئے، اُس وَقۡت آپ کی والدہ ماجِدہ حضرت اُمُّ الۡخَیۡر فاطِمہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہَا کی عُمر ساٹھ (60) سال کی تھی، حالانکہ اِس عُمر میں عام طور پر عورتوں کو اَوۡلاد سے نا اُمیدی ہو جاتی ہے۔[2] یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فَضۡل تھا کہ اِس عُمر میں حُضُور غوثِ اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ

1... تفریح الخاطر، ص۵۷، مفہوماً وملخصاً

2... بھجۃ الاسرار، ص۱۷۳، مُقدمہ غنیۃ الطالبین، ص۱۰ بتغیر قلیل

اپنی ماں کے بَطنِ مُبارَک سے پیدا ہوئے۔ جس رات حُضُور غوثِ اعظم دَستگیر، پیرانِ پیر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَت ہوئی، اُس رات جِیلان شریف کی جن عورتوں کے ہاں بچہ پیدا ہوا، اُن سب کو اللہ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ نے لڑکا ہی عطا فرمایا اور ہر نیا پیدا ہونے والا لڑکا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وَلی بنا۔[1]

دُودھ ماں کا نہ پیا آپ نے رَمضانوں میں آپ بچپن سے سمجھدار ہیں غوثِ اعظم

حَشْر تک گائیں گے ہم گیت تمہارے مُرشِد ہم تمہارے جو نمک خوار ہیں غوثِ اعظم

وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۵۶۰

غوثِ پاک	دریائے کرامت	غوثِ پاک	سُلطانِ ولایت
غوثِ پاک	فرماؤ حمایت	غوثِ پاک	ولیوں پہ حکومت
♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک			

غوثِ اعظم کا حُلیہ

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حُلْیَہ بیان فرماتے ہوئے اَبُو عَبدُ اللہ بن اَحمد بن قُدامہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شَیْخُ الاسلام، سُلطَانُ الاولِیاء، مُحیِ الدِّین، سَیِّد عَبدُالقادِر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نازُک بدن، میانہ قد، کُشَادہ سِینَہ، کُشَادَہ اور طَوِیْل داڑھی اور گندمی رنگ کے مالک تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ابرو ملے ہوئے، آواز مُبارَک بُلند اور چہرہ نہایت ہی حَسِیْن تھا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ہی ذَہین تھے۔[2]

شکمِ مادَر میں عِلْم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اولیاء و غوثُ الورٰی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”مُنّے کی لاش“ کے صفحہ 4 پر

1... تفریح الخاطر، ص ۵۷، مفہوماً

2... نزھۃ الخاطر الفاتر، ص ۱۹

فرماتے ہیں: پانچ (5) برس کی عمر میں (حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) جب پہلی بار بِسْمِ اللہ پڑھنے کی رَسم کے لیے کسی بُزُرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوذ اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے پڑھ کر سُنا دیے۔ اُن بُزُرگ نے کہا: بیٹے! اَور پڑھیے۔ فرمایا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے، کیوں کہ میری ماں کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا، اُس وَقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سُن کر یاد کرلیا تھا۔[1]

میرے مرشِد مِری سرکار ہیں غوثِ اعظم
میرے رہبر مرے غمخوار ہیں غوثِ اعظم

ہو کرم! حُسنِ عمل آہ! نہیں ہے کوئی
نہ وظائف ہیں نہ اَذکار ہیں غوثِ اعظم

حشر کے روز ہماری بھی شَفاعت کرنا
آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش، ص۵۵۹-۵۶۱)

ابتدائی تعلیم

ابھی آپ چھوٹے ہی تھے کہ آپ کے والدِ محترم حضرت سَیِّد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انتقال فرما گئے، آپ کے ناناجان حضرت عبدُ اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کی پرورش فرمائی جو کہ جِیلان شریف کے مشائخ میں سے تھے اور نہایت مُتّقی و پرہیزگار ہونے کے علاوہ صاحبِ فضل وکمال بھی تھے۔ اِنہی سے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ابتدائی تعلیم و تَرْبِیَت حاصل کی۔

حُضُور پرنور، محبوبِ سبحانی، شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: آپ نے اپنے

1... رسالہ منے کی لاش ص۴ بحوالہ الحقائق فی الحدائق ص۱۴۰

آپ کو ولی کب سے جانا؟ ارشاد فرمایا: میری عمر دس (10) سال کی تھی، میں اپنے گھر سے مکتب (یعنی مدرسے) میں پڑھنے جاتا تو فرشتوں کو دیکھتا، جو لڑکوں سے کہہ رہے ہوتے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کے بیٹھنے کے لیے جگہ کُشادہ کر دو۔ [1]

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا

بَلِیّات و غم و اَفکار کیوں کر گھیر سکتے ہیں سروں پر نام لیووں کے ہے پنجہ غوثِ اعظم کا

مُخالِف کیا کرے میرا کہ ہے بیحد کرم مجھ پر خدا کا، رَحمَۃٌ لِّلعٰلَمِیں کا غوثِ اعظم کا

فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے یہ دربارِ الٰہی میں ہے رُتبہ غوثِ اعظم کا

قبالۂ بخشش، ص ۵۲ تا ۵۶

اللہ کی رحمت	غوثِ پاک	ہو ہم پہ عنایت	غوثِ پاک
ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک	کمزور کی طاقت	غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

حُضور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے آبائی علاقے میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد عِلْمِ دِین کی مزید جُستجو لیے 488 ہجری میں 18 سال کی عمر میں بغداد شریف لے گئے [2] کیونکہ بغداد ہی اُن دنوں علمی وسیاسی اعتبار سے مسلمانوں کا مرکز تھا۔ چُنانچہ

عِلْمِ دین حاصل کرنے کی طرف اشارہ

شیخ محمد بن قائد الاَوانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں غوثِ صمدانی، شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر تھا، میں نے آپ سے مختلف معاملات کے بارے

---

1 . . . بهجة الاسرار، ذكر كلمات اخبر بها . . . الخ، ص ۴۸

2 . . . سیر الاقطاب، ص ۱۵۹

میں سوالات کئے، انہی میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ حُضُور! آپ نے اپنے معاملات کی بُنیاد کس چیز پر رکھی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے اپنے معاملات کی بُنیاد صِدق و سچّائی پر رکھی ہے، میں نے کبھی بھی جُھوٹ اور غلط بیانی سے کام نہ لیا، بچپن میں جب میں مدرسے میں پڑھا کرتا تھا، اُس وقت بھی کبھی جُھوٹ نہیں بولا، پھر فرمانے لگے: میں ایک دن حج کے دنوں میں جنگل کی طرف گیا، میں ایک بیل(Bull) کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اچانک اُس بیل (Bull) نے میری طرف دیکھ کر کہا: یَاعَبْدَالْقَادِرِ مَالِھٰذَا خُلِقْتَ یعنی اے عبدُ القادر! تمہیں اس قسم کے کاموں کیلئے تو پیدا نہیں کِیا گیا، میں گھبرا کر گھر آیا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ میدانِ عرفات میں لوگ کھڑے ہیں، اس کے بعد میں نے اپنی والدۂ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کِیا، آپ مجھے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کیلئے وَقْف فرمادیں اور مجھے بغداد جانے کی اجازت مرحمت فرمادیں تاکہ میں وہاں جا کر عِلْمِ دین حاصل کروں، والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھ سے اِس کا سبب دریافت کِیا تو میں نے بیل(Bull) والا واقعہ عرض کر دیا، اِس پر اُن کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ 80 دِینار جو میرے والدِ ماجد کی وراثت تھے میرے پاس لے آئیں، میں نے اُن میں سے 40 دِینار لے لئے اور 40 دِینار اپنے بھائی سَیِّد ابو احمد جیلانی کیلئے چھوڑ دیئے، والدۂ ماجدہ نے میرے چالیس (40) دِینار میری گُدڑی (یعنی بہت سے پیوند لگے ہوئے مخصوص قسم کے جُبّے) میں سی دیئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت عنایت فرمادی اور مجھے ہر حال میں سچ بولنے کی تاکید فرمائی اور جِیلان کے باہر تک مجھے چھوڑنے کیلئے تشریف لائیں اور فرمایا: یَاوَلَدِیْ اِذْھَبْ فَقَدْ خَرَجْتُ عَنْکَ لِلّٰہِ فَھٰذَا وَجْہٌ لَااَرَاہُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یعنی اے میرے پیارے بیٹے، جاؤ! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور خُوشنودی کی خاطر میں تمہیں اپنے پاس سے جُدا کرتی ہوں اور اب مجھے تمہارا چہرہ قیامت میں ہی دیکھنا نصیب ہو گا۔ پھر میں بغداد جانے والے ایک چھوٹے قافلے کے ساتھ روانہ ہو گیا، جب ہم لوگ ہمدان سے آگے بڑھے تو ساٹھ (60) گھوڑے سوار ڈاکوؤں

نے قافلے کو آگھیرا اور اہلِ قافلہ کو لُوٹنا شُروع کر دیا، مجھ سے کسی نے زور زبردستی نہ کی، البتہ اُن میں سے ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے سچ بولتے ہوئے کہا کہ میرے پاس چالیس (40) دِینار (یعنی سونے کے سِکّے) ہیں۔ اُس نے پوچھا: کہاں ہیں؟ میں نے بتایا: میری بغل کے نیچے میری گُدڑی میں سِلے ہوئے ہیں، وہ اِس بات کو مذاق سمجھ کر میرے پاس سے چلا گیا، تھوڑی دیر بعد ایک دوسرے شخص نے آکر یہی سُوالات کئے اور میں نے وہی جوابات دیئے، وہ شخص بھی میرے پاس سے چلا گیا، اُن دونوں نے جب اپنے سردار کو یہ بات بتائی تو اُس کے حکم پر مجھے اُس کے پاس لے جایا گیا، اُس وقت وہ سب لوگ لُوٹا ہوا مال آپس میں تقسیم کر رہے تھے، مجھے دیکھ کر اُن کے سردار نے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے بتایا: میرے پاس میری گُدڑی میں چالیس (40) دینار ہیں۔ سردار کے کہنے پر میری گُدڑی کھولی گئی تو اس میں سے واقعی چالیس (40) دِینار برآمد ہوگئے، سردار سخت حیران ہوا اور مجھ سے پوچھنے لگا: **مَاحَمَلَکَ عَلٰی ھٰذَا الْاِعْتِرَافِ** یعنی تمہیں اِن دِیناروں کا اعتراف کرنے پر کس چیز نے مجبور کِیا؟ (یعنی تم چاہتے تو ہمیں نہ بتاتے) میں نے کہا کہ میری والدہ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ میں ہمیشہ سچ بولوں اور کبھی اِس عہد کی خلاف ورزی نہ کروں، یہ سُن کر اُس سردار کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور کہنے لگا کہ ایک تم ہو کہ اپنی ماں سے کِیا ہوا عہد بھی نِبھا رہے ہو اور ایک میں ہوں کہ سالہا سال سے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے عہد کی خلاف ورزی کر رہا ہوں، اُس نے اُسی وقت میرے ہاتھ پر توبہ کی، اس کے ساتھیوں نے جب یہ ماجرا دیکھا تو بولے کہ ہم ڈاکہ زنی میں تمہارے ساتھ تھے، تو توبہ کرنے میں بھی تمہارے ساتھ رہیں گے، چُنانچہ اُن سب نے توبہ کی اور لُوٹا ہوا مال اہلِ قافلہ کو واپس کر دیا، یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے سب سے پہلے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔[1]

---

1 ...قلائد الجواھر، ص۸، ملخصاً و بغیر قلیل

چور حاکم سے چھُپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف تیرے دامن میں چھُپے چور انوکھا تیرا

بد سہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

تُو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دُھلیں کہ خُدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

حدائقِ بخشش، ص۱۶تا۲۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دِلوایئے جنّت	غوثِ پاک	دو بدیوں سے نفرت	غوثِ پاک
دوشوقِ عبادت	غوثِ پاک	سرکار کی اُلفت	غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے پتا چلا کہ ہمارے سرکارِ بغداد، حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عِلْمِ دین حاصل کرنے کا اِس قدر شوق تھا کہ اِس کی خاطر آپ نے نہ صرف گھر بار کو خیر باد کہہ کر دُور دراز کا سفر اختیار فرمایا بلکہ اپنی شفیق والدہ کی جُدائی بھی گوارا فرمائی۔ آپ کی والدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی قربانی بھی **صد مرحبا!** کہ نہ صرف اپنے لختِ جگر کی جُدائی کے غم کو نظر انداز کرتے ہوئے اُنہیں عِلْمِ دین حاصل کرنے کہ اجازت عطا فرمادی بلکہ اپنے شہزادے کو حُصولِ علم اور خدمتِ علم کے لئے ایسا وقف کیا کہ سفر پر رُخصت کرتے ہوئے واضح طور پر فرمادیا: یَا وَلَدِیْ اِذْھَبْ فَقَدْ خَرَجْتُ عَنْکَ لِلّٰہِ فَھٰذَا وَجْہٌ لَا اَرَاہُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یعنی اے میرے پیارے بیٹے جاؤ! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے تم سے جُدائی اختیار کرتی ہوں، لہٰذا اب قیامت تک تمہارا یہ چہرہ نہ دیکھوں گی۔

غوثِ پاک، شہنشاہِ بغداد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ نے غوثِ پاک کو نہ صرف سفر کی اجازت دی بلکہ خرچ بھی دِیا، یہاں وہ عاشقانِ رسول اور عاشقانِ غوثِ اعظم غور فرمائیں کہ جو دُنیوی تعلیم اور کاروبار کے لیے تو اولاد کو مال و دولت دیتے ہیں، لیکن دِینی تعلیم میں مدد نہیں کرتے۔

اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صِدْق و سچّائی کے کس قدر پیکر تھے کہ آپ نے اپنی عُمر کے کسی حِصّے میں بھی جُھوٹ کا سہارا نہ لیا، اپنے تمام مُعاملات کی بُنیاد سچّائی اور دیانتداری پر رکھی جس کی ایک بڑی وجہ آپ کی نیک سیرت والدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الخیر فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی عُمدہ تَرْبِیَت بھی ہے، جیسا کہ ہم نے سُنا کہ آپ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے آپ سے ہمیشہ سچّائی پر قائم رہنے کا عہد لیا، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے بچّوں کی اسلامی تَرْبِیَت کریں، خُود بھی ہمیشہ سچ بولیں اور اُنہیں بھی بچپن ہی سے سچ بولنے کی ترغیب دیں۔

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جُھوٹ سے بچنے اور سچائی کا راستہ اختیار کرنے کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: سچائی کو لازم کرلو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالٰی کے نزدیک صدّیق لکھ دیا جاتا ہے اور جُھوٹ سے بچو، کیونکہ جُھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنّم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جُھوٹ بولتا رہتا ہے اور جُھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالٰی کے نزدیک بہت جُھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بالخصوص بچّوں اور بالعموم بڑوں کی مدنی تَرْبِیَت کیلئے سچی کہانیاں لکھی ہیں، جن میں بہت ہی پیارے پیارے عنوانات ہیں، انداز بھی بہت آسان رکھا ہے تاکہ بچے بھی بآسانی سمجھ سکیں، ان رسالوں میں انتہائی عُمدہ صفحات استعمال کرنے کے علاوہ جگہ جگہ تصویری خاکے بھی بنائے گئے ہیں تاکہ بچّوں کیلئے کشش اور پڑھنے میں دِلچسپی ہو، بچّوں کی یہ کہانیاں مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے اور اگر ویب سائٹ سے پڑھنا چاہیں تو

---

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب البر و الصلۃ، باب قبح الکذب و حسن الصدق و فضلہ، ص ۱۴۰۵، حدیث: ۲۶۰۷

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے آپ ان کہانیوں کو پڑھ بھی سکتے ہیں، ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں اور اس کا پرنٹ بھی نکال سکتے ہیں۔ ان رسائل کے نام ہیں (1) نور والا چہرہ (2) فرعون کا خواب (3) بیٹا ہو تو ایسا (4) جھوٹا چور (5) دُودھ پیتا مدنی مُنّا

"نور والا چہرہ" آپ پڑھیں گے یا بچّوں کو پڑھائیں یا سنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دل میں **پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، محمدِ عربی** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے **بچپن شریف کے واقعات** سُن کر آپ کی محبت بڑھے گی اور **ویڈیو گیمز کے دینی اور دُنیوی نُقصانات** سے بھی آگاہی ہو گی۔

"فرعون کا خواب" آپ پڑھیں یا بچّوں کو پڑھائیں یا سنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ **کلیمُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان و **عظمت سے آگاہی** ہو گی اور **کولڈ ڈرنکس** (Cold Drinks) کے **نُقصانات** کے بارے میں **بھی مفید ترین معلومات** حاصل ہوں گی۔

"بیٹا ہو تو ایسا" آپ پڑھیں یا بچّوں کو پڑھائیں یا سنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پتا چلے گا کہ حضرتِ سیدنا اسماعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کس طرح اپنے آپ کو قربانی کیلئے پیش کیا اور پھر کس طرح جنّتی مینڈھا آپ کیلئے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے بھیجا، حضرتِ ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خُصُوصی فضائل بھی معلوم ہوں گے اور ٹافیاں، چاکلیٹس اور رنگ برنگی **کھٹ مِٹّھی گولیاں** کھانے کے **نُقصانات** سے بھی آگاہی ہو گی۔

"جھوٹا چور" رسالہ اگر آپ پڑھیں یا بچّوں کو پڑھائیں یا سنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بھی اور بچّوں کو بھی جُھوٹ سے نفرت ہو گی اور سچ بولنے کی طرف رغبت بڑھے گی نیز اس رسالے کے آخر میں جو مدنی پھول لکھے ہوئے ہیں، اُن سے ظاہر و باطن صاف رکھنے کی تَربِیَت بھی ہو گی۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مِرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ اِنہیں خُلد میں بسانا مَدنی مدینے والے

مِرے جس قدَر ہیں اَحباب اُنہیں کر دیں شاہ بیتاب ملے عِشق کا خزانہ مَدنی مدینے والے
مِری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں اُنہیں نیک تُو بنانا مَدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بغداد پہنچ کر حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وقت کے معروف و مشہور اور انتہائی ماہر اُستادوں سے عِلْمِ دین حاصل کِیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عِلْمِ دین سے اس قدر محبت تھی کہ آپ نے فاقہ کشی اور تکالیف برداشت کرکے بھی علم حاصل کِیا، آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عِلْمِ دین سے محبت اور اس کی راہ میں آنے والی مشکلات پر صبر کے بارے میں سنتے ہیں۔ چُنانچہ

فاقہ کشی اور صبر

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر تمیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بغداد میں قحط ہو گیا، جس کی وجہ سے مجھے بہت تنگدستی اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا اور کئی روز تک مجھے کھانے کے لئے کچھ نہ مِلا۔ ایک دن بھوک کی شِدّت کی وجہ سے میں دریائے دِجلہ کی طرف گیا تاکہ وہاں ساگ یا کسی سبزی کے پتّے کھاسکوں، مگر جہاں جاتا وہاں مجھ سے پہلے کئی فقراء موجود ہوتے اور اگر کوئی چیز اُن کو ملتی تو اُس پر سب کا ہجوم ہوتا، میں نے اُن سے مزاحمت کرنا پسند نہیں کیا اور اسی حالت میں شہر لوٹ آیا کہ وہاں کوئی چیز تلاش کروں، لیکن وہاں بھی کچھ نہیں مِلا، بالآخر میں بھوک سے نڈھال ہو کر مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھ گیا، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک عجمی (یعنی غیر عربی) نوجوان روٹی اور بُھنا ہوا گوشت لے کر مسجد میں داخل ہوا اور کھانا کھانے لگا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس کے ہر لقمہ پر بھوک کی شِدّت سے میرا مُنہ کھل جاتا، لیکن میں نے اپنے نفس کو اس حرکت پر ملامت کی، اتنے میں اس نے میری طرف دیکھا اور کھانا لاکر مجھے پیش کِیا، اُس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ میں نے بتایا کہ جِیلان میں رہتا ہوں اور یہاں علمِ دین حاصل

کرتا ہوں۔ اُس نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ جیلان سے تعلق رکھنے والے عبدُالقادر نامی کسی نوجوان کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا وہ میں ہی ہوں، یہ سُن کر وہ بے چین ہو گیا اور مجھ سے معذرت کرتے ہوئے کہنے لگا کہ آپ کی والدہ محترمہ نے میرے ہاتھ آپ کیلئے آٹھ (8) دِینار بھیجے تھے، جب میں بغداد آیا تھا، اس وقت میرے پاس اپنا ذاتی خرچ موجود تھا، لیکن آپ کو تلاش کرتے کرتے اتنے دن گُزر گئے کہ میرے پاس میرا ذاتی خرچ ختم ہو گیا، مجھے فاقہ کرتے ہوئے آج تیسرا دن تھا، مجبور ہو کر آپ کی امانت میں سے ایک وقت کے کھانے کے لئے روٹی اور یہ گوشت لایا ہوں، اب آپ خُوشی سے یہ کھانا تناول فرمائیں، کیونکہ یہ سب کچھ در حقیقت آپ ہی کا ہے، اب آپ میرے نہیں بلکہ میں آپ کا مہمان ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے تسلّی دی اور اس بات پر اپنی رضامندی ظاہر کی، جب ہم کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو میں نے بقیہ کھانا اور کچھ مال اُسے دے کر رُخصت کیا۔ (1)

مجھے اپنی چوکھٹ کا کُتّا بنا لو ہمیشہ رہوں باوفا غوثِ اعظم
ترے آستاں کا ہوں منگتا گُزارہ ہے ٹکڑوں پہ تیرے مِرا غوثِ اعظم

وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۵۵۴

ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک	کمزور کی طاقت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت	غوثِ پاک	مجبور کی راحت	غوثِ پاک

♣ مرحبا یا غوثِ پاک ♣ مرحبا یا غوثِ پاک ♣ مرحبا یا غوثِ پاک

مصائب کا ہُجوم اور صبر کا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قُطبِ ربّانی، غوثِ صمدانی، قِندیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِلْمِ دِین

1 . . . قلائد الجواھر ص ۹ ملخصاً

حاصل کرنے کیلئے کس قدر مصائب و تکالیف اور فاقے برداشت کئے اور اِس عالَم میں بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تقویٰ و پرہیز گاری، صبر اور ایثار کا دامن نہ چھوڑا بلکہ اگر کہیں سے کچھ کھانے کو مل بھی جاتا تو جذبۂ ہمدردی اور خیر خواہی کے پیشِ نظر دُوسروں پر ایثار کر دِیا کرتے اور خُود صبر سے کام لیتے۔ عِلْمِ دین کی راہ میں حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کس قدر مصیبتوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ شیخ عبدُ اللہ نجّار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بذاتِ خود بتایا ہے کہ مجھ پر ایسی ایسی مصیبتیں بھی آن پڑتی تھیں کہ اگر وہ مصیبتیں پہاڑوں پر نازل ہوتیں تو پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جاتے، جب اُن مصیبتوں کی کثرت میری قوّتِ برداشت سے باہر ہو جاتی تو میں زمین پر لیٹ جاتا اور یہ آیاتِ مُبارَکہ تلاوت کرتا:

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاۙ(۵) اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاؕ(۶) تَرجَمۂ کنزالایمان: تو بے شک دُشواری کے ساتھ آسانی ہے بے شک دُشواری کے ساتھ اَور آسانی ہے۔ (پ ۳۰، الم نشرح: ۵، ۶)

اور جب اِن آیات کی تلاوت کے بعد سر اُٹھاتا تو ساری تکلیفیں دُور ہو جاتیں اور مجھے سکون و اطمینان محسوس ہوتا۔ (1)

شوقِ عِلْمِ دین

حضرتِ سَیِّدُنا شَیْخ عَبْدُ الْقادِر جِیْلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِلْمِ دین حاصِل کرنے کا انداز بڑا نِرالا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اپنے طالِبِ عِلْمی کے زمانے میں اَساتِذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، پھر بَیابانوں اور وِیرانوں میں دن ہو یا رات، آندھی ہو یا مُوسَلا دھار بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عِمامہ باندھتا اور معمولی تَرکاریاں کھا کر پیٹ کی آگ بُجھایا کرتا، کبھی کبھی یہ تَرکاریاں بھی ہاتھ نہ آتیں، کیونکہ بُھوک کے مارے ہوئے

---

1 ...قلائد الجواہر ص ۱۰

دوسرے فُقَرا بھی اِدھر کا رُخ کر لیا کرتے تھے، ایسے مَواقع پر مجھے شَرم آتی تھی کہ میں دَرْویشوں کی حق تلفی کروں، مجبوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا۔[1]

مِرا حُبِّ دُنیا سے پیچھا چُھڑا دے عطا اپنی اُلفت تُو کر غوثِ اعظم

شہا نفسِ امّارہ مغلوب ہو اب ہو شیطان کا دُور شَر غوثِ اعظم

زَباں پر رہے میری یا پیر و مُرشِد ترا ذِکر آٹھوں پَہر غوثِ اعظم

وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۵۵۸

دِلوایئے جنّت	غوثِ پاک	دو بدیوں سے نفرت	غوثِ پاک
دو شوقِ عبادت	غوثِ پاک	سرکار کی اُلفت	غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمائیں کہ اتنی مشقتوں اور تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِلْمِ دین حاصل کیا، اس کے باوجود کبھی بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبانِ مُبارَک سے کوئی شکوہ و شکایت کے الفاظ نہ نکلے۔ اس واقعے سے ہمیں یہ قیمتی بغدادی پھول ملتے ہیں کہ جب کوئی مصیبت و پریشانی آجائے تو قرآن و حدیث میں بیان کئے گئے صبر کے فضائل اور ترغیبات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے صبر سے کام لینا چاہئے اور یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ یہ دُنیا آزمائشوں کا گھر ہے، اس میں جہاں بیشمار راحت سامانیاں ہیں، وہاں رنج و غم کے پہاڑ بھی ہیں، آسانیوں کے ساتھ ساتھ مشکل ترین گھاٹیاں بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے انسانیت وجود میں آئی ہے، اس وقت سے آج تک عام مؤمنین بلکہ انبیا و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے کاملین کو بھی راحتیں اور

1...قلائد الجواھر، ص ۱۰ ملخصاً

خوشیاں ملنے کے ساتھ ساتھ طرح طرح کی آزمائشیں اور مصیبتیں پہنچتی رہیں، بلکہ بسا اوقات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرّب بندوں کو آسانیوں کے بجائے مشکلات کا زیادہ سامنا کرنا پڑتا ہے ، مگر وہ پاک ہستیاں حرفِ شکایت زبان پر لانے کے بجائے ہمیشہ خَندہ پیشانی کے ساتھ مصائب و آلام برداشت کرتے ہیں بلکہ اپنے مُرِیْدِین، مُحِبِّین، مُتَعَلِّقِین کی بھی مدنی تربیت فرماتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی ان بزرگ ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی نعمتوں پر شکر اور مصیبتوں پر صبر کرنا چاہئے۔

قرآنِ کریم میں جابجا صبر کے فضائل بیان کئے گئے ہیں، آیئے! صبر کی عادت اپنانے کیلئے 2 فرامینِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ اور 2 ہی فرامین غوثِ پاک کے نانا جان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔

اُولٰٓىٕكَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَیْنِ بِمَا صَبَرُوْا (پ ۲۰، القصص: ۵۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اُن کو اُن کا اجر دوبالا دیا جائے گا بدلہ اُن کے صبر کا۔

وَ لَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ (پ ۱۴، النحل: ۹۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ضرور ہم صبر کرنے والوں کو اُن کا وہ صلہ دیں گے جو ان کے سب سے اچھے کام کے قابل ہو۔

نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس کسی مسلمان کو کوئی کانٹا چُبھے یا اس سے بھی معمولی مصیبت پہنچے، تو اس کے لئے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ [1]

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔ [2]

---

1 . . . مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب المؤمن فیما . . . الخ، ص ۱۳۹۱، حدیث: ۲۵۷۲

2 . . . بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء کفارۃ المرض، ۴/۴، حدیث: ۵۶۴۵

ہے صبر تو خزانۂ فِردوس بھائیو! عاشق کے لب پہ شِکوہ کبھی بھی نہ آ سکے

وسائل بخشش مرمّم، ص ۴۱۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مصائب و آلام پر شِکوے شکایتیں کرنے اور ہر وقت لوگوں کے سامنے اپنی پریشانیوں کا رونا رونے کے بجائے ان آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے صبر وتَحَمُّل سے کام لینا چاہیے۔ اگر آج غم کے بادل چھائے ہوئے ہیں تو کل اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خُوشیوں کی بارش بھی ہوگی، آج مشکلات نے گھیرا ہے تو کل اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آسانیوں کا ڈیرا بھی ہوگا، جیسے خُوشیوں کا وقت آکر گزر جاتا ہے، ایسے ہی پریشانیوں کا وقت بھی گزر ہی جائے گا، یہی وجہ ہے کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مصیبتوں کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عالی کو پیشِ نظر رکھتے:

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؈ (پ ۳۰، الانشراح: ۶) ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس صبر و استقامت کا اِنہیں وہ صِلہ عطا فرمایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علم و فضل میں اپنے زمانے کے تمام عُلماء و مشائخ سے برتری لے گئے۔ چُنانچہ

غوثِ اعظم کا حُلیہ اور مقام و مرتبہ

شَیْخ امام اَبُوعَبْدُاللہ بن اَحمد بن قُدَامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شَیْخُ الاِسْلَام، سُلْطَانُ الاولیاء، مُحیُ الدِّین، سَیِّد عَبْدُالْقَادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِلْم کے حُصُول میں بہُت کوششیں کیں۔ آپ نے بہت سے عُلَمائے وقت اور مَشائخِ زمانہ سے عِلْم حاصل کیا۔ وقت کے مَشائخ اور اَوْلِیاء کی صحبتوں میں رہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ اپنے زمانے کے عُلَماء اور مشائخ میں سب سے بڑے مرتبے پر فائز ہوئے۔ تَحْصِیلِ عِلْم کے لیے آپ نے بہت سی مَشَقَّتیں اور مَصَائِب برداشت کیے۔ آخرِ کار آپ دُنْیَوی مُعَاملات سے لاتَعَلُّق ہو کر یادِ الٰہی اور وَعْظ و نصیحت میں مشغول ہو گئے۔ زمانے بھر میں آپ کے مَنَاقِب روشن ہو گئے، دِین کے مَنصب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وجہ سے ظاہر ہو گئے، عِلْم کے مَرَاتِب آپ کے سبب بُلَند

ہونے لگے اور شریعت کے لشکر آپ کے سبب قُوَّت پانے لگے۔ عُلَماء کی بَہُت بڑی تعداد نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف رُجُوع کِیا اور آپ سے شاگردی کا شَرَف حاصل کِیا، بَہُت سے فُقَرَا، بڑے بڑے عُلَماء اور بلند مرتبہ پیرانِ عُظام نے بھی آپ سے خِرْقَۂِ خِلَافَت حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کِیا۔[1]

تِرا ذَرّہ مَہِ کامل ہے یاغَوث　　تِرا قَطرہ یَمِ سائل ہے یاغَوث

کوئی سَالِک ہے یا وَاصِل ہے یاغوث　　وہ کچھ بھی ہو تِرا سائل ہے یاغَوث

(حدائقِ بخشش، ص۲۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علمی مقام

حضرت سَیِّدُنا شیخ محمد بن یحییٰ التادفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِلْمِ دِین سے فراغت حاصل کرلی تو آپ درس و تدریس کی مَسْنَد اور اِفتاء کے منصب پر جلوہ افروز ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو وعظ و نصیحت اور علم و عمل کی اشاعت کرنے میں مصروف ہوگئے، چُنانچہ دُنیا بھر سے عُلماء و صُلحاء آپ کی بارگاہ میں علم سیکھنے کے لئے حاضر ہوتے، اس وقت بغداد میں آپ کے پائے کا کوئی نہ تھا۔[2] آپ علم کے سمندر تھے، آپ کو عِلْمِ فقہ، عِلْمِ حدیث، عِلْمِ تفسیر، عِلْمِ نَحْو اور عِلْمِ ادب وغیرہ عُلوم پر دسترس حاصل تھی، جب آپ کو آپ کے اساتذہ نے عِلْمِ حدیث کی سَنَد دی تو فرمانے لگے، اے عبدُالقادر الفاظِ حدیث کی سَنَد تو ہم آپ کو دے رہیں ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ حدیث کے معانی و مفہوم کا سمجھنا تو ہم نے آپ ہی سے سیکھا ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عِلْمِ دِین کے پھیلانے کا اِس قدر

1…نزھۃ الخاطر الفاتر، ص۲۰، ۱۹ ملخصاً

2…قلائد الجواھر ص۵ ملخصاً

3…حیات المعظم فی مناقب غوث اعظم ص۴۶ بتغیر قلیل

ذَوق و شوق تھا کہ آپ اپنا وقت بالکل ضائع نہیں فرماتے تھے اور علمی کاموں ہی میں اکثر مصروف رہتے، دوسرے شہروں کے طَلَبہ بھی آپ کی تعریفات اور عُلوم و فُنون میں مہارت کے چرچے سُن کر آپ کی خدمت میں عِلْمِ دین حاصل کرنے اور آپ کے فیض سے برکتیں لُوٹنے کے لئے حاضر ہوتے رہے، آپ علم و عمل کے ایسے پیکر تھے کہ جو بھی آپ کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتا، وہ خالی ہاتھ نہ لوٹتا تھا، آیئے! آپ کے علم و عمل اور درس و تدریس کی خوبیوں اور علمی خدمات کے بارے میں سُنتے ہیں چُنانچہ

مَسْنَدِ تَدْرِیس

حضرت سَیِّدُنا قاضی ابو سعید مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بغداد میں ایک مدرسہ تھا، وہ اس میں وعظ و نصیحت اور علم حاصل کرنے والوں کو علم سکھایا کرتے تھے، جب قاضی صاحب کو آپ کے علمی و عملی فضل و کمالات اور فہم و فراست کا علم ہوا تو قاضی صاحب نے اپنا مدرسہ آپ کے حوالے کر دیا، پھر جب لوگوں نے آپ کے فضل و کمال اور علمی مہارت کا چرچا سنا تو لوگوں کی کثیر تعداد آپ کی بارگاہ میں عِلْمِ دِین حاصل کرنے کے لئے حاضر ہونے لگی۔ (1)

تیرہ (13) عُلوم پر دسترس

صاحبِ بَھْجَۃُ الْاَسْرار حضرت علامہ نورُ الدِّین ابُو الحسن علی شَطْنُوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تیرہ (13) علوم میں بیان فرمایا کرتے تھے، آپ کے مدرسہ عالیہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث، فِقْہ اور عِلْمُ الْکَلام وغیرہ پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فِقْہ، کلام، اُصول اور نَحْو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد آپ تجوید و قرأت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا کرتے تھے۔ (2)

---

1 . . . سیرت غوث اعظم ص ۵۸ ملخصاً

2 . . . بهجة الاسرار، ص ۲۲۵ ملخصاً

طَلَبہ سے محبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ حُضُور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ علم وعمل کے پیکر اور زبردست حُسنِ اَخلاق کے مالک تھے، آپ طَلَبہ پر اِنتہائی شفقت فرماتے، ان کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا بھی خیال رکھتے جیسا کہ

طالبِ علم کی راہِ علم میں مدد

امام اِبنِ قُدامہ حنبلی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی بارگاہ میں حضرت سَیِّدُنا غَوثُ الاعظم، شیخ عبد القادر جیلانی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے بارے میں سُوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ ہم نے آپ کی عمر کا آخری حصہ پایا اور آپ کے مدرسے میں مقیم رہے، ہمارا اس طرح خیال رکھا جاتا کہ کبھی غوثِ اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنے شہزادے حضرت سَیِّدُنا یحییٰ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو ہماری جانب بھیجتے، وہ ہمارے لیے چراغ جَلاتے اور آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ہمارے لیے اپنے گھر سے کھانا بھیجتے۔

(سیر اعلام النبلاء، الشیخ عبد القادر بن ابی صالح، ۱۵/ ۱۸۳)

ترے دَر سے ہے منگتوں کا گُزارا یا شہِ بغداد — یہ سُن کر میں نے بھی دامن پَسارا یا شہِ بغداد

شَہا! خَیرات لینے کو سلاطینِ زمانہ نے — تِرے دربار میں دامن پَسارا یا شہِ بغداد

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۵۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے، حضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ عِلمِ دین سیکھنے والے طلبۂ کِرام پر کیسی شفقت فرمایا کرتے تھے کہ اُن کیلئے اپنے گھر سے کھانا بھیجا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ دِینی طلبہ کی ضروریات کا اپنی اپنی استطاعت کے مطابق خُوب خُوب خیال رکھا کریں، مثلاً جن سے بن پڑے بالخصوص غریب طلبۂ کرام کے لیے دِینی کتابیں، کپڑے، موسِم کے لحاظ سے رہائش کی ضروریات پوری کرنے میں رِضائے اِلٰہی اور دِیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنا حصہ مِلا

کر دِین کی مدد کرنے والوں کی صف میں ہم بھی شامل ہو جائیں، کیا معلوم کہ اِس نیک عمل کی برکت سے ہمارا پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ ہم سے سدا کے لیے راضی ہو جائے، کیا معلوم کہ اِس نیک عمل کی برکت سے ہمیں حتمی مغفرت کا پروانہ مِل جائے، دیکھئے! جس طرح ہم اپنے بچوں کو اچھے سے اچھا کھانا کھلانا پسند کرتے ہیں، اچھے سے اچھا لباس پہنتے دیکھنا پسند کرتے ہیں، ذرا سوچئے! سردی کے موسم میں ہم اپنے بچوں کا کتنا خیال کرتے ہیں کہ کہیں میرے لال کو سردی نہ لگ جائے، میرے بیٹے کی طبیعت تو ایسی ہے کہ نہ ہی ہلکی سے ٹھنڈی ہوا برداشت کر سکتا ہے، نہ ہی گرم ہوا کا ہلکا سا جھونکا، اِسی طرح علمِ دِین حاصل کرنے والے طلبائے کرام کے لیے بھی غور کریں کہ ان کو بھی کئی بنیادی ضروریاتِ زندگی درپیش ہوں گی جو کہ ہر جگہ بآسانی دَستیاب نہ ہوتی ہوں گی۔

آج ہم جن حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی بڑی گیارہویں شریف منا رہے ہیں، ان کی دِینی طلبہ پر شفقت کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ آپ اُن کی کمزوریوں کو نظر انداز فرما دیا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا شیخ احمد بن مُبارَک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے پاس ایک عجمی طالبِ علم تھا، وہ بہت ہی کُند ذہن تھا، بہت ہی مشکل سے کوئی چیز اُسے سمجھ آتی تھی، ایک دفعہ وہ طالبِ علم آپ کے پاس بیٹھا سبق پڑھ رہا تھا کہ ابنِ سَمْحَل نامی ایک شخص حُضُور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی زیارت کے لئے حاضر ہوا، جب اس نے اُس طالبِ علم کی کُند ذہنی اور آپ کا اُس کی کُند ذہنی پر صبر و تَحَمُّل دیکھا تو اُسے بہت تعجُّب ہوا، جب وہ طالبِ علم وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا تو ابنِ سَمْحَل نے عرض کیا کہ اِس طالبِ علم کی کُند ذہنی اور آپ کے صبر پر مجھے حیرت ہے، آپ نے فرمایا کہ میری محنت اس کے ساتھ بس ایک ہفتہ سے بھی کم ہے کیونکہ اِس طالبِ علم کا انتقال ہو جائے گا۔

حضرت سَیِّدُنا احمد بن مُبارَک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں کہ اُس دن سے ہم نے اُس طالبِ علم کے دن گننا شُروع کر دیئے اور جب ایک ہفتہ پورا ہونے کو آیا تو آخری دن واقعی اُس کا انتقال ہو

گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فتوی نویسی کے بادشاہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ درس و تدریس، تصنیف و تالیف، وعظ و نصیحت اور اس کے علاوہ مختلف علمی شعبوں میں انتہائی مہارت رکھتے تھے، مگر خاص طور پر فتویٰ نویسی میں تو آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ اُس دور کے بڑے بڑے عُلماء، فقہاء اور مفتیانِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام بھی آپ کے لَاجواب فتووں سے حیران رہ جاتے تھے۔

شیخ امام مُوَفَّقُ الدِّین بن قُدامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم 561ہجری میں بغداد شریف گئے تو ہم نے دیکھا کہ شیخ سَیِّد عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن میں سے ہیں کہ جن کو وہاں پر علم و عمل اور فتویٰ نویسی کی بادشاہت دی گئی ہے۔[2] آپ کی عِلمی مہارت کا یہ عالم تھا کہ اگر آپ سے اِنتہائی مشکل مسائل بھی پوچھے جاتے تو آپ اُن مسائل کا نہایت آسان اور عُمدہ جواب دیتے، آپ نے درس و تدریس اور فتویٰ نویسی میں تقریباً (33) برس دینِ متین کی خدمت سرانجام دی، اس دوران جب آپ کے فتاویٰ علمائے عراق کے پاس لائے جاتے تو وہ آپ کے جواب پر حیرت زدہ رہ جاتے۔

امام اَبُویَعلیٰ نجمُ الدِّین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عراق میں فتویٰ کے لحاظ سے بہت مشہور تھے اور لوگ فتاویٰ کے لیے آپ کی طرف رُجوع کرتے تھے۔[3] آیئے! اسی مُناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی مہارت کا ایک واقعہ سنتے ہیں، چُنانچہ

1…قلائد الجواھر ص ۸ ملخصاً

2…بھجۃ الاسرار، ص ۲۲۵

3…بھجۃ الاسرار ص ۲۲۵ ملتقطاو ملخصاً

مشکل مسئلہ کا آسان جواب

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرزّاق جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں سوال بھیجا گیا کہ ایک شخص نے تین (3) طلاقوں کی قَسَم اس طور پر کھائی کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی عبادت کرے گا، جو اُس وقت رُوئے زمین پر کوئی اور شخص نہ کر رہا ہو، اگر وہ ایسا نہ کر سکا تو اُس کی بیوی کو 3 طلاقیں، جب آپ کی بارگاہ میں یہ مسئلہ پیش کِیا گیا اور پوچھا گیا کہ وہ شخص کیا کرے اور کونسی ایسی عبادت کرے کہ اس کی بیوی طلاقوں سے بچ جائے اور قسم بھی نہ توڑنی پڑے؟ تو آپ نے فوراً اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ یہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ کو خالی کروا کر تنہا طواف کرے، اس کی قسم بھی پوری ہو جائے گی اور اس کی بیوی کو طلاق بھی نہیں ہو گی، آپ کے اس جواب سے عُلَماء حیران رہ گئے۔[1]

تمھیں پر ہیں کھُلے اَسرار یا غوث علومِ مصطفٰے و مُرتضٰی کے

(قبالۂ بخشش، ص ۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ظاہری و باطنی اوصاف کے جامع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی انتہائی ذہانت اور علمی مہارت کا پتا چلتا ہے، جس نے علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کو بھی حیران کر دیا، یہاں میں ایک شرعی مسئلے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ بد قسمتی سے ہمارے مُعاشرے میں طلاق دینے کے مُعاملے میں انتہائی غلط طریقہ رائج ہو چکا ہے اور وہ یہ کہ اگر خدانخواستہ طلاق دینے کی نوبت آتی ہے تو ایک ساتھ ہی تینوں طلاقیں دی جاتی ہیں حالانکہ یہ غلط طریقہ ہے، اکٹھی تین طلاقیں دینا ناجائز و گُناہ ہے۔ اس ضمن میں دارُ الافتاء اہلسنّت کی طرف

---

1 ... بهجة الاسرار، ص ۲۲۶ ملخصاً

سے طلاق سے متعلق جاری ہونے والے ایک اَہم پمفلٹ کا مطالعہ بہت مفید ثابت ہوگا،اس پمفلٹ کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹwww.dawateislami.netسے بھی پڑھ سکتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **علمی** کمالات وفضائل کے بارے میں سُن رہے تھے ، آپ کی علمی مصروفیات سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی ساری زندگی عِلْمِ دین حاصل کرنے اور اُسے پھیلانے میں گُزار دی، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مِشن پر چلتے ہوئے اپنے دل میں عِلْمِ دین حاصل کرنے کاشوق پیدا کریں اور اس کے ذریعے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کریں۔یادرکھئے! **عِلْمِ دِین** انسان کو مُعاشرے کا اچھا فرد بناتا ہے، **عِلْمِ دین** ہی کی وجہ سے مخلوقِ خدا اس بندے سے محبت کرنے لگتی ہے، **علم** ہی کی وجہ سے انسان کو عزّت و شرافت حاصل ہوتی ہے اور **علم** ہی کی وجہ سے انسان تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرتا ہے،ہمارے پیارے آقا ،مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارہا علم دین کے فضائل بیان کرتے ہوئے اپنے غلاموں کو عِلْمِ دین حاصل کرنے کی ترغیب دلائی، آیئے اس ضمن میں 5 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

1. حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:علم حاصل کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کی خشیت، اسے طلب کرنا عبادت، اس کا درس دینا تسبیح، اس میں بحث کرنا جہاد، بے علم کو علم سکھانا صَدَقہ اور اس کی اہلیت رکھنے والوں تک اسے پہنچانا،اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کا قُرب حاصل کرنا ہے۔ یہ تنہائی میں غمخوار، خلوت کا ساتھی،خُوشی و غمی پر دلیل، دوستوں کے ہاں زِینت، اجنبی لوگوں کے ہاں قرابت دار اور راہِ جنّت کا مینار ہے۔ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اس کے باعث قوموں کو بلندیوں سے نوازتا ہے اور انہیں نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایسار ہنما اور ہادی بنا دیتا ہے کہ ان کی پیروی کی جاتی ہے، ہر خیر و بھلائی کے کام میں ان

سے رہنمائی لی جاتی ہے، ان کے نقشِ قدم پر چلا جاتا ہے، ان کے اعمال و افعال کی اقتدا کی جاتی ہے، ان کی رائے حرفِ آخر ہوتی ہے، فرشتے ان کی دوستی کو مرغوب جانتے ہیں اور انہیں اپنے پروں سے چھُوتے ہیں، ہر خشک و ترشے یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں، کیڑے مکوڑے، خشکی کے درندے اور جانور، آسمان اور ستارے سب ان کی مغفرت چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ علم اندھے دلوں کی زندگی، تاریک آنکھوں کا نُور اور کمزور بدنوں کی قوّت ہے۔ بندہ اس کے سبب نیک لوگوں کے مراتب اور بلند درجات تک جا پہنچتا ہے۔ علم میں غور و فکر کرنا روزے رکھنے کے برابر اور اسے پڑھانا، رات کے قیام کے برابر ہے۔ علم کے ذریعے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت و فرمانبرداری ہوتی ہے، اسی سے توحید اور وَرَع و تقویٰ ملتا ہے، اسی کے سبب صِلہ رحمی کی جاتی ہے، علم امام ہے اور عمل اس کا تابع۔ علم نیک بخت لوگوں کے دلوں میں ڈالا جاتا ہے، جبکہ بدبختوں کو اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔[1]

2. جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ پر چلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دے گا۔[2]
3. جو شخص طلبِ علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔[3]
4. اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اُسے دِین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔[4]
5. جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، سوائے تین(3) کے (1)صدقۂ جاریہ (2)ایسا علم جس سے فائدہ اُٹھایا جائے (3)نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرتی ہے۔[5]

فقدانِ علم کا نُقصان

---

1 ۔۔۔ جامع بیان العلم وفضلہ، باب جامع فی فضل العلم، ص۷۷، حدیث: ۲۴۰، بتغیر

2 ۔۔۔ مسلم، کتاب الذکر والدعاء... الخ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن... الخ، ص۱۴۴۷ حدیث: ۲۶۹۹

3 ۔۔۔ ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴/۲۹۴، حدیث: ۲۶۵۶

4 ۔۔۔ بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیراً... الخ، ۱/۴۲، حدیث: ۷۱

5 ۔۔۔ مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ، ص۸۸۶، حدیث: ۱۶۳۱

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مُبارَکہ سے عِلْمِ دین کے جہاں اور بہت سے فضائل معلوم ہوئے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ صدقۂ جاریہ، اشاعتِ عِلْمِ دین اور نیک اولاد ایسی نیکیاں ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ لہٰذا اپنے بچّوں کو دِینی تعلیم دلوانے کیلئے کمربستہ ہو جایئے اور انہیں جامعاتُ المدینہ میں داخل کروایئے۔ فی زمانہ بُرائیوں میں سب سے بڑی بُرائی جَہالت ہے، جو مُعاشرے کی دیگر بُرائیوں میں سرِ فہرست ہے، گھر بار کا معاملہ ہو یا کاروبار کا، دوست اَحباب کا ہو یا رشتے دار کا، نکاح کا ہو یا اولاد کی اچھی تَرْبِیَت کا، غرض کیا حقوقُ اللہ اور کیا حقوقُ العباد، زندگی کے ہر شعبے میں جہاں بھی جس انداز سے بھی خرابیاں پائی جارہی ہیں، اگر ہم سنجیدگی سے غور کریں تو یہ بات ہم پر آشکار ہو جائے گی کہ اس کا بُنیادی اور سب سے نمایاں سبب **عِلْمِ دین** سے دُوری ہے۔ **عِلْمِ دِین** کے فُقدان اور دُرست رہنمائی سے محرومی کے باعث نہ صرف مُعاملات و اَخلاقیات میں بلکہ عقائد و عبادات تک میں طرح طرح کی بُرائیاں اور خرابیاں نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتی جارہی ہیں، جن کے سدِّ باب کیلئے محض عِلْمِ دین حاصل کرلینا ہی کافی نہیں بلکہ اپنے علم پر عمل کرنا اور اس کے ذریعے دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مریدین، محبین اور مُتَعَلِّقِین کو اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش میں مگن رہنے کا مدنی ذہن دیتے ہوئے اُنہیں یہ مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے: **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ**

مجلس "جامعۃُ المدینہ" کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اسی مدنی مقصد کے تحت دعوتِ اسلامی اب تک 102 سے زیادہ شعبہ جات میں سُنّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی علم دوستی اور اشاعتِ عِلْمِ دین کی تڑپ کے نتیجے میں "مجلس جامعۃُ

المدینہ“ کے تحت ملک وبیرونِ ملک سینکڑوں جامعات کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے علاقے مدرسۃُ المدینہ گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) کی دوسری منزل میں کھولی گئی۔ جہاں تین (3) اساتذۂ کرام نے اسلامی بھائیوں کو عالم کورس (درسِ نظامی) پڑھانا شروع کِیا۔ اس جامعۃُ المدینہ کو قائم ہوئے زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ یہ عمارت علم کے طلبگار اسلامی بھائیوں کی کثرت کی وجہ سے ناکافی ہو گئی۔ چُنانچہ اس جامعۃُ المدینہ کو 1998ء میں گلستانِ جوہر جامع مسجد فیضانِ عثمانِ غنی کے پڑوس میں وسیع عمارت میں منتقل کر دیا گیا۔ اسی دوران سبز مارکیٹ (شُومارکیٹ) بابُ المدینہ کراچی میں بھی شام کے اوقات میں جامعۃُ المدینہ کا آغاز ہو چکا تھا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور مُبَلِّغِینِ دعوتِ اسلامی کی جانب سے حصولِ عِلْمِ دِین کی بھرپور ترغیب کے نتیجے میں جہاں لاکھوں عاشقانِ رسول وعاشقانِ غوثِ اعظم، راہِ خدا میں سفر کرنے والے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں کے مسافر بنے، وہیں کثیر عاشقانِ رسول و عاشقانِ غوثِ اعظم نے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کے ساتھ ساتھ باقاعدہ عِلْمِ دین کے حصول کیلئے جامعۃُ المدینہ کا بھی رُخ کِیا۔ یوں دُنیا بھر بالخُصُوص پاکستان میں جامعۃُ المدینہ کی مزید شاخیں کھلتی چلی گئیں۔ تادمِ بیان صرف پاکستان میں 437 جامعاتُ المدینہ للبنین وللبنات قائم ہیں، جن میں 27819 طلبہ وطالبات درسِ نظامی (عالم کورس) کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور سینکڑوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں علم کے موتیوں سے اپنی جھولیاں بھر کر سندِ فراغت بھی پا چکے ہیں۔ آپ بھی اپنا نام خُوش نصیبوں میں داخل کروایئے اور اپنے بچّوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں اور دیگر رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کیجئے اور انہیں اپنے بچّوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروانے کا ذہن دیجئے۔ اس سے جہاں چہار جانب علم کی روشنی پھیلے گی اور جہالت کے اندھیرے چھٹیں گے، وہیں آپ کے لیے صدقۂ جاریہ کا سلسلہ بھی ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ اعظم کی تصنیفات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دین اسلام کی خدمت اور امتِ مُسلمہ کی رہنمائی کیلئے کئی کتابیں تصنیف فرمائیں، علامہ علاؤالدین بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے رسالہ تذکرہ قادریہ میں حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی 7 کتابوں کے نام تحریر فرمانے کے بعد فرماتے ہیں کہ معتبر روایات سے معلوم ہوا کہ آپ کی تصنیف کردہ کتب کی تعداد (69) ہے۔[1]

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وعظ و تبلیغ

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علومِ ظاہری و باطنی کو پھیلانے کے لئے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ وعظ و تبلیغ کے ذریعے بھی دِین اسلام کی بے شمار خدمات سرانجام دِیں اورآپ کے بیان کا اندازا ایسا پیارا تھا کہ لوگ جُوق در جُوق آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف متوجہ ہوتے گئے اور جو لوگ آپ کے اِجتماع میں آجاتے، وہ درمیان میں اُٹھ کر نہ جاتے بلکہ جب تک بیان جاری رہتا، اس وقت تک خاموشی سے سنتے رہتے، کیونکہ آپ کے بیان انتہائی پُر تاثیر ہوتے، آپ نے جب بیان کی محفلیں شروع کیں تو شُرکاء کی کثرت کی وجہ سے مدرسہ ٔعالیہ کی جگہ کم پڑ گئی، لوگوں نے آس پاس کی عمارتیں خرید کر وقف کر دیں، بغداد کے علاوہ بھی دُور دراز سے لوگ آپ کا وعظ سننے کے لئے آنے لگے۔[2] آپ ہفتے میں 3 دن بیان کرتے، جس میں بے شمار لوگ اور علماء و صلحاء حضرات تشریف لاتے، آپ کے وعظ و تبلیغ کو سننے کے لئے آنے والوں کی تعداد کے بارے میں منقول ہے کہ بالعموم ستّر ہزار (70،000) سے زائد لوگ آپ کے بیان میں شریک ہوا کرتے تھے، جن میں عراق کے علماء و فقہاء،

---

1 . . . سیرت غوث اعظم، ص ۶۱ ملتقطاً

2 . . . بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ،، الخ، ص ۲۰۲-۲۰۳، ملتقطا

مشائخ اور صُوفیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام بھی ہوتے تھے۔[1] حُضُور غوث پاک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی مجلس میں (400) افراد قلم دوات لے کر حاضر ہوتے تھے اور آپ کے ارشادات کو لکھ کر محفوظ کر لیتے تھے۔[2] حُضُور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے جذبۂ اصلاحِ اُمّت کو بیان کرتے ہوئے آپ کے شہزادے حضرت شیخ عبد الوہاب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ آپ نے چالیس(40) سال بیان فرمایا، شیخ عمر کیمانی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ آپ کا کوئی بیان ایسا نہیں، جس میں لوگ اسلام قبول نہ کرتے ہوں اور چور، ڈاکو، فاسق، فاجر آپ کے ہاتھ پر توبہ نہ کرتے ہوں۔[3]

مُحرِّر چار سو(400) مجلس میں حاضر ہو کے لکھتے تھے
ہوا کرتا تھا جو اِرشادِ والا غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص ۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

100 فقہاء کے سوالات وجوابات

حضرت مُفرَّج بن نَبہان شَیبانی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ جب حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه مشہور ہو گئے تو بغداد کے ذہین ترین سو(100) فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام اس بات پر متفق ہوئے کہ ہر ایک مختلف علوم وفنون کے بارے میں الگ الگ سوال بنائے تاکہ ان سوالات کے ذریعے غوثِ پاک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو لاجواب کر سکیں۔ یہ منصوبہ بنا کر سب کے سب غوثِ پاک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے دربار میں حاضر ہوئے، حضرت سَیِّدُنا شیخ مُفرَّج رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه

1…قلائد الجواھر ص۱۸ ملخصاً

2…قلائد الجواھر ص۱۸ ملخصا

3…قلائد الجواھر ص۱۸

فرماتے ہیں کہ میں بھی اس وقت حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر تھا، جب وہ فقہائے کرام آکر بیٹھ گئے تو پیرانِ پیر، روشن ضمیر حضرت شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سرِ اقدس جھکا لیا، اُس وقت آپ کے سینۂ مُبارک سے ایک ایسا نُور نکلا، جسے ہر اُس شخص نے دیکھا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دِکھانا چاہا، وہ نُور گزرتا ہوا جب ہر ایک فقیہ کے سِینے پر پہنچا تو سب کے سب حیرت زدہ ہو کر تڑپنے لگے، پھر ننگے سر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے منبرِ اقدس کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے باری باری ہر ایک کو سِینے سے لگایا اور فرمایا کہ تمہارا سوال یہ تھا اور اس کا جواب یہ ہے، یونہی ایک ایک کر کے سب کے مسئلے اور ان کے جوابات ارشاد فرما دیئے۔ جب مجلسِ مبارک ختم ہوئی تو میں اُن فقہاء کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ تو انہوں نے (غوث کو آزمانے کا وبال بیان کرتے ہوئے بتایا کہ) جب ہم وہاں آکر بیٹھے تو یک دم سب کچھ ایسے بھول گئے جیسے ہمیں کچھ نہیں آتا۔ مگر جب غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیں اپنے مُبارک سینے سے لگایا تو ہم میں سے ہر ایک کا علم واپس آگیا اور اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمارے سوالات کے وہ جوابات ارشاد فرمائے جو پہلے ہمارے علم میں نہ تھے۔ (قلائدُ الجواهر، ص ۳۳۔ بهجة الاسرار ذکر وعظه، ص ۹۶)

جو حق چاہے وہ یہ چاہیں جو یہ چاہیں وہ حق چاہے — تو مٹ سکتا ہے پھر کس طرح چاہا غوثِ اعظم کا

فقیہوں کے دلوں سے دھو دیا ان کے سوالوں کو — دِلوں پر ہے بنی آدم کے قبضہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص ۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی ساری زندگی عِلْمِ دِیْن کی ترویج و اشاعت میں بسر فرمائی۔ ہمیں بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت پر چلتے ہوئے حصول عِلْمِ دِیْن

میں مشغول ہو جانا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی نے ہماری آسانی کیلئے علمِ دین سیکھنے کے بہت سے ذریعے مہیا کر دیئے ہیں۔ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کی بہتر تعلیم و تربیت کیلئے مدارسُ المدینہ ، دارُالمدینہ اور درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے جامعاتُ المدینہ قائم ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات سے تعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی تربیت اور ان میں مزید قابلیت پیدا کرنے کیلئے مختلف کورسز بھی کرائے جاتے ہیں۔ ان میں 12 دن کا **اِصلاحِ اعمال کورس**، 41 دن کا "**12 مدنی کام کورس**" اور "63 دن کا **مدنی تربیتی کورس**" تو بہت ہی اَہمیّت کے حامل ہیں۔ فرض عُلوم سکھانے کیلئے وقتاً فوقتاً 12 دن کے **فرض علوم کورس** کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں مفتیانِ کرام جدول کے مطابق اسلامی بھائیوں کو انتہائی آسان انداز میں فرض عُلوم پر مشتمل مدنی پھولوں سے نوازتے ہیں۔ چُونکہ اب کم وبیش ہر موبائل فون میں میموری کارڈ (Memory Card) لگانے کی سہولت ہوتی ہے، لہٰذا دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ نے حُصولِ عِلْم کے طلبگاروں کی آسانی کیلئے ان فرض عُلوم کورسز کی ویڈیوز (Videos) کو میموری کارڈز (Memory Cards) میں شائع کر دیا ہے تاکہ مسلمان زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکیں۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ان کورسز میں جہاں عِلْمِ دِین حاصل کرنے کا جذبہ بیدار کیا جاتا ہے، وہیں کافی حد تک فرض عُلُوم کی معلومات بھی ہو جاتی ہیں۔ علمِ دین حاصل کرنے اور عمل کا جذبہ پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر اور ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت کرنا بھی ہے۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کی سعادت حاصل کرتے رہیں، آیئے ترغیب کے لئے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کر کے دُنیا و آخرت کی برکتیں لُوٹنے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنتے ہیں۔

فلموں کا شیدائی

اَورنگی ٹاؤن (بابُ المدینہ، کراچی) میں مقیم اسلامی بھائی کے مکتوب کا خُلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آنے سے قَبل میں نیکیوں سے کوسوں دُور، گناہوں کی وادِیوں میں قید تھا، میری نیکیوں سے حد دَرَجہ غفلت اور فلموں ڈراموں سے جُنُون کی حد تک مَحَبَّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ گھر سے مجھے جو ماہانہ ایک ہزار روپے جیب خَرچ ملتا تھا، ان سے نِت نئی فلموں اور ڈراموں کی V.C.Ds خرید کرلاتا، حتّٰی کہ میرے پاس دو ہزار (2000) سے زائد VCDs جمع ہو چکی تھیں! ایک دن ایک عاشقِ رسول سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے میرے پاس تشریف لائے اور اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے مجھے فکرِ آخِرت سے مُتَعلِّق کچھ اِس طرح نیکی کی دعوت دی کہ خوفِ خدا میرے رگ وپے میں سرایت کرتا چلا گیا، اُس عاشقِ رسول کی اِنفرادی کوشش کی بَرَکت سے میں دعوتِ اسلامی کے **"ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع"** میں حاضِر ہو گیا۔ وہاں ہونے والے سنّتوں بھرے بیان نے میرے عصیاں شعار دل کو تبدیل کر کے رکھ دیا اور آخر میں مانگی جانے والی رِقّت انگیز دُعا کا دل پر ایسا اثر ہوا کہ گھر آکر میں نے فلموں کی تمام V.C.Ds توڑ پھوڑ ڈالیں میں نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں گھر لا کر خود بھی سنیں اور گھر والوں کو بھی سننے کے لیے دِیں تو ان کی برکتوں سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا سارا گھرانا مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر قادِری رضوی سلسلے میں داخِل ہو گیا۔

بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر کے اچھوں کے پاس آ کے پا مدنی ماحول
تمہیں لطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مدنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد